بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | ۷ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ✦ ۴ تبوک ۱۳۶۳ ہش ✦ ۴ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۰۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳ ستمبر / تبوک / حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"پسلیوں میں شدید درد ہے۔ بلڈ پریشر نارمل ہے۔"

"احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیِ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا بڑا ذریعہ صحبتِ صادقین ہے

صادقوں کی صحبت میں ایک خاص اثر ہوتا ہے اُن کا نور دوسروں پر اثر ڈالتا ہے

سچا تقویٰ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب انسان مردانِ خدا کی صحبت اختیار کرے:

"جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اُس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو اُن میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اِسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبتِ بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اُس مجلس سے فی الفور اُٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سُن کر نہیں اُٹھتا اُس کا شمار بھی اُن میں ہی ہوگا۔

صادقوں اور راست بازوں کے پاس رہنے والا بھی اُن میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اِس لئے کس قدر ضرورت ہے اِس امر کی کہ انسان کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دُنیا میں بھیجتا ہے۔ وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص اُن میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی اُن میں ہی سے ہے کیونکہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دُور ہے۔

غرض نفسِ مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں۔ امّارہ والے میں نفسِ امّارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں اور لوّامہ والے میں لوّامہ کی تاثیریں ہوتی ہیں۔ اور جو شخص نفسِ مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اُس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اُسے تسلّی ملنے لگتی ہے۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

"نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبتِ صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی تم خدا تعالیٰ کے صادق اور راست باز لوگوں کی (باقی صفحہ ۲ پر)

● مکرم حاجی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ علیل ہیں۔ عنقریب ان کا ہرنیا کا آپریشن ہوگا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ نیز صحت و تندرستی عنایت فرما کر پیش از پیش خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق دے۔

(فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

● خاکسار راولپنڈی سے میڈیکل چیک اپ کروا کر واپس آیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بیماری میں پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ تاہم ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق ابھی بیماری پوری طرح رفع نہیں ہوئی اور سب دوائیاں حسب سابق خاصی مقدار میں مزید تین ماہ تک کھانی ضروری ہیں اور صرف ہلکا کام کرنے کی اجازت دی ہے۔ توانائی ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا عرض ہے۔

(مبارک مصلح الدین احمد
وکیل المال ثانی۔ ربوہ)

عید الاضحیہ اور جمعہ

۱۔ احباب کی اطلاع کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ نماز عید الاضحیہ بروز جمعہ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۸۴ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں آٹھ بجے صبح پڑھی جائے گی انشاء اللہ۔ احباب وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اگر جمعہ کے روز عید ہو تو جمعہ میں آنا ضروری نہیں۔ مگر حضورؐ کی سُنّت اور ارشاد اِنَّا مُجَمِّعُوْنَ (ترجمہ ہم جمعہ ہی ادا کریں گے) کے مطابق عید الاضحیہ کے روز اپنے وقت پر ربوہ میں نماز جمعہ بھی ادا ہوگی۔ انشاء اللہ

(نظارت اصلاح وارشاد)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبد الحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل۔ دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

صحبت اختیار کرو تاکہ اُن کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصّہ ملے جو مذاہب کہ تفرقہ پسند کرتے ہیں اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں وہ یقیناً وحدت جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا کہ ایک نبی ہو جو کہ جماعت بناوے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۳۴، مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

"(حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے) تیسرا پہلو جو قرآن سے ثابت ہے وہ صحبتِ صادقین ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی صادقوں کے ساتھ رہو۔ صادقوں کی صحبت میں ایک خاص اثر ہوتا ہے اُن کا نورِ صدق و استقلال دوسروں پر اثر ڈالتا ہے اور اُن کی کمزوریوں کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

"تیسرا پہلو حصولِ نجات اور تقویٰ کا صادقوں کی معیت ہے جس کا حکم قرآن شریف میں ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی اکیلے نہ رہو کہ اس حالت میں شیطان کا داؤ انسان پر ہوتا ہے بلکہ صادقوں کی معیت اختیار کرو اُن کی جمعیت میں رہو تاکہ اُن کے انوار و برکات کا پرتو تم پر پڑتا رہے اور خانۂ قلب کے ہر ایک خس و خاشاک کو محبتِ الٰہی کی آگ سے جلا کر نورِ الٰہی سے بھر دے۔"

(البدر جلد ۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

"متقی کے ساتھ چونکہ اللہ تعالیٰ کی معیت ہوتی ہے اس لئے دشمن پر بھی متقی کا رُعب ہوتا ہے۔ مگر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سچا تقویٰ کبھی حاصل نہیں ہو سکتا جب تک انسان صادقوں اور مردانِ خدا کی صحبت اختیار نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کے فرستادوں کی اطاعت میں ایک فنا اپنے اوپر طاری نہیں کر لیتا۔ اِسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ رہو۔ اُن کی معیت سے قوت پکڑو۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی پوری حقیقت متقی ہونے کے بعد کھلتی ہے اور تقویٰ اللہ کی حقیقت اُس وقت تک متحقق نہیں ہو سکتی جب تک ایک فانی مرد کی پاک صحبت میں رہ کر فائدہ نہ اُٹھایا جائے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف صحبت میں رہنا چنداں مفید اور کارگر نہیں ہوتا بلکہ صادقوں کی صحبت کے اختیار کرنے میں اِس امر کی طرف اشارہ ہے کہ اُن کی اطاعت اختیار کی جائے۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۵، ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

"صادقوں کے ساتھ ہونے سے وہ تاثیرات اور انوار دل پر پڑتے ہیں جو پاکیزگی بخش اور نجات کے چشمہ تک پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ دُنیا میں یہی قاعدہ ہے کہ صادقوں کی کشش اپنا اثر کرتی ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود کیسا بابرکت تھا کہ صحابہؓ میں آپ تاثیر ہوئی۔ اِسی طرح سے اب بھی خدا نے تاثیر کا ایک سلسلہ رکھا ہے۔ یہ قانونِ قدرت ہے حصولِ فضل کا جو نجات کا موجب ہوتا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۱ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

"صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اُس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اِسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک رُوح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحبِ نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ فرمایا ہے اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں۔"

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۵)

"صادق کی صحبت میں رہو تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے اُمور میں مشکلات آسان ہو جاتے ہیں۔" (بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۵)

"اگرچہ علومِ لدنیہ و کشوفِ صادقہ و تائیداتِ خاصہ الٰہیہ و توجہاتِ جلیلہ صمدیہ غیر فانی کو ذاتی طور پر حاصل نہیں ہو سکتے لیکن بتوسط صحبتِ شیخ فانی بھی حاصل ہو سکتے ہیں یعنی اگرچہ براہِ راست نہیں لیکن سالک اپنے شیخ کامل میں ان تمام تائیداتِ سماویہ کو معائنہ و مشاہدہ کرتا ہے پس یہی مشاہدہ اُس کے یقین کی کمالیت کا موجب ہو جاتا ہے۔ اگر جلدی نہیں تو ایک زمانہ دراز کی صحبت سے ضرور شکوک و شبہات کی تاریکی دل پر سے اُٹھ جاتی ہے۔ اِسی جہت سے فانیوں کی معیت کے لئے قرآن شریف میں سخت تاکید ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اَیْ کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ وَالصّٰدِقُوْنَ ھُمُ الْفَانِیُوْنَ لَا غَیْرُھُمْ اور جو شخص نہ فانی ہے اور نہ فانیوں سے اُس کا کچھ تعلق اور محبت ہے وہ معرضِ ہلاکت میں ہے اور اُس کے سوءِ خاتمہ کا سخت اندیشہ ہے۔"

مکتوبات جلد ۱ صفحہ ۴۹، مکتوب ۲۶ بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ طبع اوّل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَاَذِّن فِی النَّاسِ بِالحَجِّ

وادیٔ مکہ میں فریضۂ حج کا منفرد عالمی اجتماع عظیم

-: (محترم مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب مربی سلسلہ ربوہ) :-

ماہ ذوالحجہ کا چاند نکل آیا اور عشاق رسول جن کو مالی استطاعت حاصل ہے وہ اکناف عالم سے مکہ معظمہ میں پہنچ رہے ہیں۔ فضائی، بحری اور بری مواصلات حجاج کو مشرق و مغرب سے انتہائی مستعدی سے منزل مقصود پر پہنچا رہی ہیں۔

حجاج کو الوداع کرتے وقت جو منظر دیکھنے میں آتا ہے اس کی کیفیت منفرد روحانی جذبات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ فرط محبت و عشق کی وجہ سے ان کے اعزاء و اقارب اور رفقاء حجاج کو پھولوں سے لاد دیتے ہیں اور ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے ہیں۔ ہر شخص ان سے الوداعی ملاقات کے وقت یہ کہتا ہے کہ ہمیں بھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ میں یاد رکھنا۔ اور روضۂ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہماری طرف سے السلام علیک یا رسول اللہ کہنا۔ اس قسم کے فقرات دراصل اس والہانہ عشق کا اظہار ہے جو ہر فرزند توحید کو حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور یہ حجاج کرام اٹھتے بیٹھتے تسبیح و تحمید کے کلمات کا ورد کرتے ہوئے عاشقانہ انداز میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ مکہ معظمہ جس کے متعلق قرآن کریم اس کی تاریخی عظمت و اہمیت کا ذکر یوں کرتا ہے:۔

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبٰرکا وھدی للعالمین۔ (آل عمران)

اولین عبادت گاہ جو لوگوں کے روحانی فائدہ کے لئے بنائی گئی وہ مکہ کی وادی میں ہے وہ بابرکت اور دنیا کے لئے ہدایت کا باعث ہے۔

ہجرت کے پانچویں سال حج کا رکن ہر اس شخص پر فرض کیا گیا جس کو اس رکن کی ادائیگی کی مالی اور جسمانی استطاعت ہو۔ دین حق کے جملہ ارکان عظیم حکمتوں اور قومی، ملی، سماجی اور اخلاقی فوائد اور محاسن پر مشتمل ہیں۔ قرآن کریم میں بائیسویں سورۃ الحج میں فریضۂ حج کے اجتماعی، ملی اور اخلاقی مقاصد عظیمہ بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس میں بتلایا گیا ہے کہ حج ایک ایسی عاشقانہ عبادت ہے جو فرزندان توحید کے نفوس کا تزکیہ کرتی ہے۔ نفس کی تطہیر اس کی بنیادی غرض ہے اور دلوں میں تقویٰ کی روح پیدا کرتی ہے۔ فریضہ حج کی ادائیگی سے ذکر الٰہی کے غیر معمولی مواقع میسر آتے ہیں۔ ہر قسم کے شرک کی کدورت اس سے زائل ہو جاتی ہے ایمان اور عمل صالح کی تحریک ہوتی ہے۔ حج میں شعائر اللہ کی زیارت کرنے سے طمانیت اور سرور حاصل ہوتا ہے وہاں اس کی روحانی کیفیت میں انقلاب آجاتا ہے اور زائر اپنے آپ میں نمایاں تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَن حج ولم یفسق خرج کیوم ولدتہ امہ۔

یعنی جس شخص نے حج کیا اور کسی قسم کی بدعہدی نہیں کی اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ اس کی والدہ نے اس کو اسی دن جنا ہو۔ یعنی وہ بچوں کی طرح معصوم ہوتا ہے۔ اور پاکیزگی کے اعلیٰ مقام کو حاصل کر لیتا ہے اور اس کے نفس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

-: (۲) :-

فریضہ حج کے جملہ احکام حج کرنے والے شخص پر بعض قیود عائد کرتے ہیں ان پابندیوں کی وجہ سے اسے اپنے نفس پر کنٹرول کرنا پڑتا ہے۔ ان پابندیوں کو اسے ملحوظ رکھنا پڑتا ہے۔ یہ پابندیاں اخلاقی ہیں۔ ایک حاجی کے دل و دماغ اور اعضاء اور جوارح اخلاق حسنہ پر عمل کرتے ہیں اور اس کو یہ بتلانا مقصود ہوتا ہے کہ وہ آئندہ ہمیشہ کے لئے اخلاق کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو کر معاشرہ کے لئے ایک مفید وجود بننے کی کوشش کرے۔ ایام حج میں ہر قسم کے جنگ و جدال، فسق و فجور اور جنسی میلان پر قدغن ہوتی ہے جو اس کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور وہ نور سے منور ہو جاتا ہے۔

-: (۳) :-

حج کی سعادت ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتی اس فریضہ کا تعلق استطاعت سے ہے۔ فریضۂ حج عشق اور وصال کی ساعت مبارکہ ہے ایک حاجی کو ان مقدس مقامات اور مراکز کے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے جہاں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ جہاں حق اور باطل کے درمیان کئی معرکے اور غزوات ہوئے اور حق کا بول بالا ہوا توحید کو کامیابی ہوئی اور شرک کو شکست ہوئی۔ حجر اسود مقام ابراہیم غار حراء، غار ثور کی زیارت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اہم تاریخی مقامات اور وہ مساجد جہاں حضورؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کرام سجدہ ریز ہوتے تھے اور جہاں حضورؐ کے قدم مبارک پڑے۔ ؎

ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گزرے ہوں اسی راہ گزر سے

-: (۴) :-

ایام حج میں انما المومنون اخوۃ کا منظر دیکھنے میں آتا ہے ایک ہی مقام پر ایک ہی طرز کے سادہ لباس میں جس میں سراسر انکساری پائی جاتی ہے۔ مختلف ممالک کے فرزندان توحید کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ایمان افروز منظر پیش کرتا ہے۔ ان کی زبانوں پر خدا تعالےٰ کی کبریائی اور حمد کے ترانے ہوتے ہیں۔

اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ والملک لک لاشریک لک لبیک۔

اے خدا میں تیرے حضور حاضر ہوں اور تیرے جملہ احکام کی اطاعت کا اقرار کرتا ہوں۔ پھر میں دوبارہ یہی عہد کرتا ہوں کہ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں تیسری بار بسر و چشم یہ عہد کرتا ہوں کہ میں تیرے جملہ اوامر کی اتباع کروں گا ہر قسم کی نعمت اور تعریف اور بادشاہت کا تو ہی مستحق ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے خدا میں تیرے حضور پھر یہی عہد کرتا ہوں کہ میں تیرے احکام کی پیروی کروں گا۔

یہ وہ تلبیہ ہے جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک نے ورد فرمایا۔ اس تلبیہ کے الفاظ میں غیر معمولی حلاوت اور جاذبیت ہے ان مبارک کلمات میں بندہ خدا کے حضور ایک معاہدہ کرتا ہے جس میں آئندہ کے لئے مزید اعمال صالحہ بجالانے کا عہد ہے اور اس کی نعمتوں کا اعتراف ہے۔

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ۱۹۶۷ء میں حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کیا آپ نے اپنی مایہ ناز تصنیف "تحدیث نعمت" میں حج بیت اللہ کے کوائف اور اپنے جذبات تحریر کئے ہیں۔ چنانچہ آپ "حج بیت اللہ ایک ولولہ انگیز قلبی کیفیت" کے عنوان سے رقم فرماتے ہیں:۔

"دل پگھلا ہوا، زبان ذکر سے تر اور آنکھیں جاری تھیں۔ دائیں بائیں آگے پیچھے، جوان، معمر، مرد، عورت، گورے، کالے شمال اور جنوب سے اور مشرق اور مغرب سے دنیا کے کناروں سے کشاں کشاں لبیک اللھم لبیک۔ لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک لبیک کا ورد کرتے ہوئے سوار اور پیدل شاداں و فرحاں و للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ (۳: ۹۸) کے فرمان کی تعمیل میں اور اذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق کی پرشوکت پیشگوئی کو سال بسال قرناً بعد قرن پورا کرتے ہوئے ہوئے بصد شوق اور بہزار نیازمندی" بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ سب چہرے بشاش، سب آنکھیں روشن سب لبوں پر مسکراہٹ، بلا امتیاز بندہ و بندہ نواز، بلا تفریق محمود و ایاز ایک ہی آقا کے غلام کفن باندھے ہوئے گویا میدان حشر کی جانب کھنچے چلے جا رہے تھے لیکن خوف و ہراسانی ہی نہیں بلکہ اپنے رب کی رحمت کی امید میں اس کے غفران پر تکیہ کئے ہوئے چہرے مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ۔

(۸۰، ۳۹، ۴۰)

(تحدیث نعمت صفحہ ۷۲۵)

اس تلبیہ میں فرزندان توحید کے عالمی اتحاد اور یگانگت کا سبق موجود ہے۔ اور فریضہ حج کا بنیادی مقصد اخوت کا قیام تا

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حج بیت اللہ

(مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ)

دین حق کے ارکان میں سے پانچواں اور آخری رکن حج ہے۔ حج کے لغوی معنی ہیں ارادہ کرکے کسی جگہ جانا۔ حج سے مراد مکہ مکرمہ میں جاکر خانہ کعبہ کا طواف عرفات۔ مزدلفہ اور منیٰ وغیرہ میں قیام کرنا۔ اور اس سلسلہ میں مقررہ آداب و اعمال بجالانا ہے

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۝

(آل عمران ۹۸)

اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔

حج کے لیے اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو مرکز اجتماع قرار دیا۔ دین حق کی روایات کے مطابق دنیا میں یہ خدا کا پہلا گھر ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝

(آل عمران: ۹۷)

سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لیے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لیے برکت والا (مقام) اور (موجب) ہدایت ہے۔

ظہور اسلام سے قبل حج ایک میلہ تھا جو ہر سال منعقد ہوتا تھا۔ حج کے ایام میں عرب کے لوگ اپنے اپنے قبیلوں کے ساتھ یہاں آتے اور ہر قبیلہ اپنا پڑاؤ الگ ڈالتا۔ مختلف قسم کے کھیل تماشے ہوتے۔ عیش و عشرت کا بازار خوب گرم ہوتا۔ ہر قبیلے والے اپنے ساتھ شاعروں کو لے کر آتے جو اپنے قبیلے کی بہادری عزت، شہرت اور سخاوت کے متعلق اشعار کہتے۔ اور ہر کوئی اپنے قبیلے ہی کو سب سے اچھا ثابت کرنے کی کوشش کرتا۔ کعبے کا طواف اس حالت میں کرتے کہ سب مرد اور عورتیں ننگے ہو کر گھومتے۔ اس شرمناک فعل کے حق میں دلیل یہ دیتے کہ ہم اس حالت میں خدا کے سامنے جائیں گے۔ جس حالت میں ہماری ماؤں نے ہمیں جنا ہے۔

عبادت کا یہ حال تھا کہ تالیاں پیٹتے اور سیٹیاں بجاتے تھے۔ خدا کو اس طرح پکارتے کہ "میں حاضر ہوں" میرے اللہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ جو تیرا ہونے کی وجہ سے تیرا شریک ہے تو اس کا بھی مالک ہے اور اس کی ملکیت کا بھی مالک ہے"

قربانیوں کی یہ صورت تھی کہ قربانی کا خون کعبہ کی دیواروں سے ملتے اور گوشت کو دروازے پر لٹکاتے۔

اسلام نے ان تمام جاہلانہ طریقوں اور رسموں کا خاتمہ کیا اور انبیاء کے طریقے پر عمل کرنے کا حکم دیا۔

حج ایک اہم عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت کا اجر بہت بڑا رکھا ہے۔ احادیث میں اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے بخاری کی روایت ہے کہ

"حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد کون سا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد کون سا۔ آپؐ نے فرمایا حج جو خدا کی خاطر کیا جائے"۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے کہ

"ابن المسیبؒ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کے دن کے سوا اور کوئی ایسا دن نہیں ہے جس دن اللہ بہت زیادہ اپنے بندوں کو آگ سے آزاد کرتا ہے وہ اس دن بہت قریب ہوتا ہے پھر حج کرنے والوں کو دیکھ کر فرشتوں کو فخر کے طور پر کہتا ہے ان لوگوں کا کیا مقصود ہے یعنی یہ لوگ صرف میری محبت کی خاطر سے ہی یہاں آئے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ حج کرنے والوں کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اُن سے پیار اور محبت کا سلوک فرماتا ہے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔

ابوداؤدؒ اور ابن ماجہؒ کی ایک روایت ہے

"حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص احرام باندھے حج اور عمرہ کا، مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک۔ اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جنت اس کے لیے واجب ہو جاتی ہے"۔

خدا تعالیٰ کی خاطر کیے گئے کاموں پر بے پناہ اجر و ثواب انسان کو ملتا ہے

"حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج جو خدا کی خاطر کیا جائے اس کا جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں"۔ (صحیح مسلم)

بیہقی کی ایک روایت ہے کہ:۔

"حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ ہی میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مجاہد۔ حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے"۔

شرائطِ حج

حج کی فرضیت کے لیے مختلف شرائط ہیں۔ جو شخص ان شرائط کو پورا کرتا ہو اس پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے۔ ان شرائط کی موجودگی میں اگر کوئی شخص تاخیر سے کام لیتا ہے تو حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک وہ شخص گنہگار ہے۔ ترمذیؒ کی ایک روایت ہے۔

"حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا سفر خرچ اور سواری"

اس حدیث کے مطابق حج پر جانے والے شخص کے پاس اتنا مال ہونا چاہیئے جو نہ صرف اس کے سفر حج کے اخراجات کو پورا کر سکے بلکہ ان تمام افراد کے لیے بھی کافی ہو جن کی کفالت اس شخص کے ذمے ہو نیز سفر کے لیے اُسے کوئی سواری آسانی کے ساتھ میسر ہو۔ راستہ پُرامن ہو وہ شخص تندرست ہو اور سفر کی تکالیف کو برداشت کرنے اور حج کے احکام کو بجالانے کی طاقت اپنے جسم میں رکھتا ہو اس کے علاوہ اس شخص کا عاقل و بالغ ہونا ضروری ہے بچے حج کر سکتے ہیں لیکن ان کے لیے ضروری نہیں ہے۔ اور نہ کرنے پر انہیں کوئی گناہ نہیں ہے

ان شرائط کی عدم موجودگی میں حج فرض نہیں ہوتا۔ لیکن اگر یہ شرائط موجود ہوں تو حج کرنا فرض ہے اور اگر کوئی شخص اس میں سُستی کرتا ہے تو احادیث میں اس کے لیے سخت وعید آئی ہے۔

"حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو حج سے نہ روک رکھا ہو ظاہری حاجت نے یا ظالم بادشاہ نے یا خطرناک مرض نے اور وہ مر گیا اور اس نے حج نہ کیا۔ پس ایسے شخص کو اختیار ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی (عیسائی) ہو کر"۔ (دارمی)

(گویا حج فرض ہونے پر حج نہ کرنا نصرانی یا یہودی ہونے کے برابر گناہ ہے)

شرائطِ حج میں سے یہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص پر حج فرض ہو چکا ہو لیکن وہ کسی وجہ سے حج نہ کر سکے تو وہ اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص کو حج کے لیے بھیج سکتا ہے اس کو حج بدل کہتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

حضرت فضلؓ کہتے کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ بڑھاپے کی وجہ سے اپنے اونٹ پر بھی بیٹھ نہیں سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تو اس کی طرف سے حج کر" (مسلم)

حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے اگر کوئی شخص ایک سے زائد حج کرتا ہے تو اسکے لیے یہ نفلی حج ہوگا۔

سُنن ابوداؤد میں ہے کہ:۔

"حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! حج ہر سال ادا کرنا ہے یا ساری عمر میں ایک ہی بار۔ آپؐ نے فرمایا صرف ایک بار اور اگر کوئی اس سے زیادہ کرے تو یہ نفل ہے"۔

حج کے آداب

باقی عبادات کی طرح حج کے بھی آداب مقرر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ اور حج کرنے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ ان آداب کا خیال رکھے۔ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر ان آداب کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ

(البقرہ: ۱۹۸)

پس جس نے ان مہینوں میں (احرام باندھ کر) حج لازم کر لیا تو اسے چاہیئے کہ وہ حج میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے۔ نہ کوئی نافرمانی کی بات کرے اور نہ ہی کسی سے جھگڑے۔

ایک اور جگہ فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ

(المائدہ: ۹۶)

اے ایمان والو جب تم حالتِ احرام میں ہو تو شکار نہ کرو۔

مزید فرمایا:۔

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ (البقرہ)

اور قربانی کے اپنے مقام تک پہنچنے سے پہلے اپنے سروں کو نہ منڈواؤ

اس آیت میں حج کرنے والے کو بال مونڈنے سے منع کیا گیا ہے لیکن ایسے شخص کے لیے علیحدہ ہے جو مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو ایسے شخص کے لیے حکم ہے کہ وہ روزے رکھے یا کچھ صدقہ دے یا قربانی کرے۔

قرآن کریم کے علاوہ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی حج کے بعض آداب بیان کیے گئے ہیں۔ اور احرام کی حالت میں بعض کاموں سے روکا گیا ہے۔ حج کے ایام میں ان باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

"حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام باندھنے والا کون سا لباس پہنے۔ آپؐ نے فرمایا احرام باندھنے والا نہ قمیص پہنے اور نہ پگڑی اور نہ کوٹ اور نہ پاجامہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا جسے ورس (ایک خوشبودار گھاس) اور زعفران لگا ہو اور نہ موزے پہنے ہاں اگر جوتی نہ ملے تو موزوں کو کاٹ کر پہن لے جبکہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں۔" (مسلم)

مسلم ہی کی ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

"حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام باندھنے والا نہ اپنا نکاح کرے نہ کسی کا کرائے اور نہ کسی کو شادی کا پیغام ہی بھیجے۔"

اس کے علاوہ حج کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ حج خالصتاً خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر کیا جائے اس میں کسی قسم کا ریا شامل نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی اور ارادے یا مقاصد ہوں۔ نہ صرف اپنے لیے سفر خرچ پاس ہو بلکہ اپنے اہل و عیال کا بھی مناسب بندوبست ہونا چاہیئے۔ روانگی سے قبل صدقہ و خیرات کرے۔ اگر دو یا دو سے زیادہ افراد ہوں تو اپنے میں سے زیادہ نیک اور تجربہ کار آدمی کو اپنا امیر مقرر کر لیں۔ حج کا سارا سفر ذکرِ الٰہی، استغفار۔ دعا اور تلاوتِ قرآنِ کریم میں صرف ہونا چاہیئے۔ مناسکِ حج کی ادائیگی کے وقت کسی کو دھکیلا نہ جائے اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف دی جائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے ترانے گائے جائیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ ان کی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور ان کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی اور اطاعت کی مثال کو سامنے رکھا جائے۔

مواقیت حج

شریعت اسلامیہ نے حج کرنے والوں کے لیے چند مقامات متعین کر دیئے ہیں۔ کہ جو شخص حج کا ارادہ کر کے مکہ جانا چاہے وہ ان مقامات پر پہنچ کر احرام باندھ لے۔ ان مقامات کو شرعی اصطلاح میں مواقیت کہتے ہیں۔

"حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمائی۔ مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ۔ اور شام والوں کے لیے جحفہ۔ اور نجد والوں کے لیے قرن اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ آپؐ نے یمن والوں کے لیے یلملم کا مقام احرام باندھنے کے لیے مقرر فرمایا۔"

ذوالحلیفہ اس جگہ کو آجکل بئر علی کہتے ہیں یہ مدینے سے تقریباً ۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ مدینہ والوں کا میقات ہے۔ مکہ سے بعید ترین میقات یہی ہے۔

جحفہ یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک بستی تھی جو اب موجود نہیں۔ اس وقت اس کے قریب ایک اور بستی ہے جسے رابغ کہتے ہیں۔ یہ جگہ مکہ مکرمہ سے شمال کی جانب ہے اور مصر، شام۔ طرابلس اور یورپ وغیرہ سے آنے والے حاجیوں کا میقات ہے۔

قرن یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو عرفات کی طرف واقع ہے۔ یہ نجد والوں کا میقات ہے

یلملم یہ ایک پہاڑی کا نام ہے جو تہامہ کے علاقہ میں ہے۔ یہ پاکستان ہندوستان اور یمن وغیرہ کی طرف سے آنے والے حاجیوں کا میقات ہے۔

ذات عرق یہ عراق والوں کا میقات ہے۔

حج کے ارکان

حج کے ارکان مندرجہ ذیل ہیں

احرام احرام اس حالت کا نام ہے جس میں انسان عمرہ یا حج کرتا ہے۔ اس کے لیے مکہ سے ایک مقررہ فاصلے پر کچھ مقامات کی نشاندہی کر دی گئی ہے ان مقامات کو میقات کہتے ہیں۔ یہاں پہنچ کر صرف دو کپڑے یعنی تہہ بند اور چادر پہن لیے جاتے ہیں۔ یہ کپڑے ان سلے ہوتے ہیں۔ ایک چادر ناف سے گھٹنوں تک باندھی جاتی ہے اور دوسری جسم پر اس طرح لپیٹ لی جاتی ہے کہ کسی حد تک بایاں کندھا پشت اور سینہ ڈھک جائے۔ احرام باندھنے کے ساتھ ہی انسان اپنی معمولی زندگی سے نکل کر ایک خاص حالت میں آجاتا ہے اس لیے اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو دنیوی عیش و نشاط۔ زیب و زینت اور تفریح طبع کا ذریعہ تھیں۔ احرام باندھنے والا محرم کہلاتا ہے۔ اس کے بعد وہ حج یا عمرے کی نیت کا اعلان کرتا ہے۔ نیت کے بعد تلبیہ کی ابتداء کی جاتی ہے۔ یعنی حاجی بلند آواز کے ساتھ لبیک کہتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مسجد ذوالحلیفہ کے پاس جب اٹھ کھڑی ہوتی تو آپؐ تلبیہ کہتے

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ۔ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ (مسلم)

کہ اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ ساری تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور ملک بھی تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔"

۲ طواف

طواف سے مراد ہے مخصوص طریقے سے خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا ہے۔ طواف سنتِ ابراہیمیؑ ہے طواف کرتے وقت۔ ایک مسلمان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی قربان گاہ پر پیش کرتا ہے۔ دنیا کے تمام تعلقات ترک کر کے بیت اللہ کے گرد گھومتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنی بخشش طلب کرتا ہے۔

اسلام سے قبل عربوں میں کئی جاہلانہ اور خلافِ تہذیب رسومات جڑ پکڑ گئی تھیں۔ یہ لوگ ننگے ہو کر کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ مسلم کی ایک حدیث کے مطابق عورتیں بھی برہنہ ہو کر طواف کیا کرتی تھیں۔ اسلام نے ان تمام خلافِ انسانیت باتوں کو بند کیا حدیث میں آتا ہے کہ:۔

"حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس حج میں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے پہلے آپؓ کو امیر بنایا تھا۔ مجھے ایک گروہ میں بھیجا جو لوگوں میں قربانی کے دن یہ اعلان کرتا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص ننگا ہونے کی حالت میں بیت اللہ کا طواف کرے۔" (مسلم)

سنن ابوداؤد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے کہ:۔

"حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے پھر آپؐ حجر اسود کی طرف گئے۔ اور اسے چھوا۔ پھر آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپؐ صفا پہاڑی پر چڑھے جہاں سے آپ بیت اللہ کو دیکھتے تھے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور ذکرِ الٰہی و دعا میں مشغول رہے جتنا عرصہ آپؐ نے چاہا۔"

طواف کا ہر چکر حجرِ اسود سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتا ہے۔ پہلے تین چکروں میں دوڑنے اور باقی چار میں چلنے کا حکم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں احادیث میں آتا ہے کہ:۔

"جب حج اور عمرہ میں پہلا طواف فرماتے تو آپؐ تین چکر دوڑتے اور باقی چار میں چلتے تھے۔ پھر اس کے بعد آپؐ دو رکعت نماز ادا فرماتے۔"

(سنن ابوداؤد)

پہلے تین چکروں میں دوڑنے کے حکم کی بنیاد ایک واقعہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

"حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور مدینہ کی گرمی نے مسلمانوں کو کمزور کر دیا تھا۔ اس وقت مشرکوں نے کہا تمہارے ہاں ایسے لوگ آرہے ہیں جنہیں گرمی نے کمزور کر دیا ہے اور انہوں نے بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ ان کی اس بات سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ فرما دیا پس آپؐ نے مسلمانوں کو حکم دیا۔ کہ وہ پہلے تین چکر دوڑیں اور دونوں رکنوں کے درمیان درمیانی رفتار سے چلیں۔ چنانچہ جب مشرکوں نے انہیں دوڑتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے آپس میں کہا کہ کیا ان لوگوں کے متعلق تم نے کہا تھا۔ کہ گرمی نے انہیں کمزور کر دیا ہے یہ لوگ تو ہم سے زیادہ مضبوط ہیں۔"

(سنن ابوداؤد)

یہ رسم آج بھی آدابِ طواف کے طور پر جاری ہے۔ طواف کرتے ہوئے دعائیں پڑھتے رہنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشغول رہنا چاہیئے۔ ہر طواف کے ختم کے بعد حجرِ اسود کو بوسہ دینا چاہیئے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو حجرِ اسود کی طرف اشارہ پر بھی قناعت کی جاسکتی ہے۔ طواف سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیمؑ پر یا جہاں بھی سہولت سے جگہ میسر ہو دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔ حائضہ اور بچہ جننے والی عورت کے لیے حکم ہے کہ بیت اللہ کے طواف کے سوا باقی سب ارکان ادا کریں۔

۳۔ حجرِ اسود کا استلام

حجرِ اسود خانہ کعبہ کی جنوب مشرقی دیوار میں نصب ہے۔ حاجی ہر طواف کے ختم ہونے کے بعد اسے بوسہ دیتے ہیں۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا کسی لکڑی یا کسی اور چیز سے اس پتھر کو چھو کر چوم سکتے۔ یہ بھی مشکل ہو تو اس کی طرف اشارہ کر دینا ہی کافی ہے صحیح مسلم کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ:۔

"حضرت عبداللہ بن سرجسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو دیکھا آپ حجرِ اسود کو بوسہ دے رہے تھے۔ اور کہتے تھے خدا کی قسم میں تجھے بوسہ دیتا ہوں۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو تو کوئی نقصان پہنچاتا ہے اور نہ نفع اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔"

۴۔ سعی

صفا اور مروہ کعبہ کے قریب دو پہاڑیاں تھیں جو اب میلوں نام رہ گئی ہیں۔ قرآن کریم انہیں شعائر اللہ قرار دیتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔

(البقرہ: ۱۵۹)

یقیناً صفا اور مروہ اللہ کے نشانات میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی (یعنی دوڑنا) دراصل حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اس مضطربانہ دوڑ کی یادگار کے طور پر ہے جب وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے پانی کی تلاش میں کبھی صفا پر چڑھتی تھیں اور کبھی مروہ پر۔

دینِ حق نے اسی طریق کو جاری رکھا ہے اور حاجی پہلے صفا پر اور پھر مروہ پر چڑھ کر کعبہ کی طرف منہ کر کے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگتے ہیں۔

۵۔ میدانِ عرفات میں ٹھہرنا

نویں ذوالحجہ کو زوال کے بعد سے لے کر غروبِ آفتاب تک حاجی لوگ میدانِ عرفات میں ٹھہرتے ہیں۔ جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ یہی اصل حج ہے اگر کوئی شخص اس دن میدانِ عرفات میں نہ پہنچ سکے تو اس کا حج نہیں ہوتا۔ اس میدان میں تاحدِ نظر مختلف ممالک کے لوگ ایک ہی قسم کے لباس میں کھڑے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مغفرت کی دعائیں کرتے نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کا امام خطبہ حج دیتا ہے۔ اور فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ میدانِ عرفات کا یہ نظارہ بڑا ہی روح پرور اور اثر انگیز ہوتا ہے۔ اس عظیم اجتماع سے دین کی عظمت اور شان ظاہر ہوتی ہے۔

۶۔ قیامِ مزدلفہ

ظہورِ اسلام سے قبل عرب حج کے دنوں میں مغرب کے بعد میدانِ عرفات سے روانہ ہوتے تھے۔ منیٰ تک پہنچتے پہنچتے راستہ کی خرابی کی وجہ سے ان کا برا حال ہو جاتا تھا چنانچہ انہوں نے آرام اور سکون کی خاطر مزدلفہ کو ایک منزل قرار دے لیا۔ اسی مقام پر وہ مسجد واقع ہے جس کو مشعر الحرام کہتے ہیں۔ یہ عبادت کا ایک خاص مقام تھا اسی بناء پر مزدلفہ کے قیام کو باقی رکھا گیا۔ مزدلفہ میں حاجی رات بھر قیام کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ۔

(البقرہ: ۱۹۹)

پھر جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو اور جس طرح اس نے تمہیں ہدایت دی ہے (اس کے مطابق) اسے یاد کرو اور اس سے پہلے تم یقیناً گمراہوں میں سے تھے۔

۷۔ منیٰ کا قیام

منیٰ میں حاجی دو تین دن تک ٹھہرتے ہیں۔ قربانی اسی جگہ کی جاتی ہے یہاں پر بازار لگتے ہیں جہاں خرید و فروخت بھی ہوتی ہے۔

زمانۂ جاہلیت میں عرب لوگ اس جگہ جمع ہو کر اپنے اپنے آباؤ اجداد کے کارنامے بیان کیا کرتے تھے۔ اپنے بزرگوں کی یاد کو زندہ رکھنے کا یہ ایک طریقہ تھا۔ لیکن اکثر اوقات یوں ہوتا کہ مختلف قبیلے اور لوگ آپس لڑائی شروع کر دیتے اسلام نے اس سلسلہ میں یہ ہدایت فرمائی کہ ان ایام میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اسے بہت یاد کیا جائے۔ ارشادِ ربانی ہے:۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا۔

(البقرہ: ۲۰۱)

پھر جب تم اپنی عبادتیں پوری کر چکو تو (گزشتہ زمانہ میں) اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کرو یا (اگر ہو سکے تو) (اس سے بھی) زیادہ (دلبستگی سے) یاد کرو۔

مزید فرمایا:۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى۔ (البقرہ: ۲۰۴)

اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کو یاد کرو۔ پھر جو شخص جلدی کرے (اور) دو دنوں میں (ہی) واپس چلا جائے، تو اسے کوئی گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے اسے (بھی) کوئی گناہ نہیں۔ یہ (وعدہ) اس شخص کے لیے ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔

۸۔ قربانی

منیٰ کے قیام کے دوران قربانی کی جاتی ہے۔ یہ قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کے واقعہ کی یاد میں ہے۔ یہ قربانی ان لوگوں کے لیے ہے جو حج اور عمرہ بصورت قِران یا بصورت تمتع ادا کریں قربانی میسر نہ آنے کی صورت میں دس روزے رکھنے کا حکم ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

(البقرہ: ۱۹۷)

جو شخص عمرہ کا فائدہ (ایسے) حج کے ساتھ (ملا کر) اٹھائے تو جو قربانی بھی آسانی سے مل سکے (کر دے) اور جو (کسی قربانی کی بھی توفیق) نہ پائے (اس پر) تین دن کے روزے تو حج کے دنوں میں واجب ہوں گے اور سات (روزے) جب (اے مسلمانو) تم (اپنے گھروں کو) واپس (لوٹ) آؤ یہ پورے دس ہوئے۔ یہ (حکم) اس شخص کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجدِ حرام کے پاس رہنے والے ہوں۔

۹۔ سر کے بال منڈوانا

منیٰ میں قربانی کر چکنے کے بعد حاجی سر کے بال منڈواتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ۔

(البقرہ: ۱۹۷)

اور جب تک کہ قربانی اپنے مقام پر (نہ) پہنچ جائے اپنے سر نہ مونڈو۔

لیکن اس حکم میں ایسے شخص کے لیے (جو مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو) رعایت ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ روزوں، صدقہ یا قربانی سے اس کا فدیہ دیدے۔

سر کے بال منڈوانے میں شائد یہ حکمت ہے کہ پرانے زمانے میں غلاموں کے سر کے بال منڈوا دیئے جاتے تھے۔ یہ غلامی کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔ حج بھی دراصل اللہ تعالیٰ کی غلامی اور بندگی کا اقرار ہے۔ شائد اس بناء پر سر منڈوانے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۰۔ کنکریاں پھینکنا:۔

سنن ابوداؤد میں ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کرنا اور کنکریاں پھینکنا یہ سب اللہ کے ذکر کی خاطر ہیں۔

منیٰ کے میدان میں پتھر کے تین ستون ہیں جنہیں جمرہ کہتے ہیں۔ اس جگہ کا نام جمرہ یا تو اس بناء پر پڑا کہ وہاں کنکریاں پھینکی جاتی ہیں۔ اور یا پھر کنکریوں کے ڈھیر کی وجہ سے حاجی لوگ عرفات سے واپس لوٹتے ہوئے ان مقامات پر حکمِ شرعی کے مطابق کنکریاں پھینکتے ہیں۔ کنکریاں پھینکنا سنتِ ابراہیمی ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ کو اپنی عزیز ترین چیز کی قربانی دینے کے لئے خواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا تو وہ اس کی تعمیل میں اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو قربان کرنے کے لئے لے کر چلے تو راستے میں تین مختلف مقامات پر بھیس بدل بدل کر شیطان انہیں ملا اور آپؑ کو اس کام سے باز رکھنے کی کوشش کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تینوں مقامات پر ناراضگی کا اظہار کیا اور شیطان کی طرف کنکریاں پھینکیں۔

یہ تینوں مقامات مکہ سے چند میل کے فاصلے پر منیٰ کے میدان میں ہیں۔ عرفات سے چل کر حاجی لوگ جمرہ اولیٰ پہنچتے ہیں پھر وہاں سے ۱۵۰ میٹر کے فاصلہ پر جمرہ وسطیٰ ہے۔ یہ دونوں مقام منیٰ کے بڑے بازار کے درمیان واقع ہیں۔ یہاں سے ۱۱۵ میٹر آگے کی طرف دائیں ہاتھ جمرہ عقبہ واقع ہے۔

ذوالحجہ کی دس تاریخ کو قربانی سے پہلے ہر حاجی جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں پھینکتا ہے۔ اس کے بعد قربانی کی جاتی ہے گیارہ ذوالحجہ کو تینوں جمروں پر باری باری سات سات کنکریاں پھینکی جاتی ہیں بارہ ذوالحجہ کو بھی یہ عمل دہرانا پڑتا ہے اگر کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاجی تیرہ تاریخ کو منیٰ میں رہے تو اسے تیرہ تاریخ کو بھی کنکریاں پھینکنی پڑتی ہیں۔

حج کی اقسام :۔ حج کی تین اقسام ہیں حج مفرد ۔ حج تمتع اور حج قران ۔

۱۔ حج مفرد :۔ مقررہ ایام میں صرف حج کی نیت کی جائے اور بیت اللہ کا طواف صفا اور مروہ کا طواف اور دوسرے حج کے ارکان کو ادا کیا جائے۔

۲۔ حج تمتع :۔ حج تمتع یہ ہے کہ انسان احرام باندھتے وقت عمرہ کی نیت کرے اور دل میں یہ نیت ہو کہ عمرہ کر کے مکہ ہی میں رہوں گا۔ پھر حج کے دنوں میں حج کروں گا۔ اس کے بعد وہ مکہ میں پہنچ کر بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کرے اور اپنا احرام کھولدے۔ اب اس کے لئے تمام چیزیں جو احرام باندھنے کی وجہ سے ممنوع تھیں ۔ حلال ہوں گی ۔ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو یہ احرام باندھ کر حج کے ارکان بجالائے اس صورت کو تمتع کہتے ہیں۔ تمتع کرنے والے کے لئے قربانی فرض ہے اگر قربانی میسر نہ ہو تو پھر دس دن کے روزے لازم ہوں گے تین روزے مکہ میں اور سات روزے گھر واپس آکر رکھے قرآن کریم میں سورۃ البقرہ میں قربانی کا ذکر ہے۔

۳۔ حج قران :۔ حج کرنے والا میقات سے عمرہ اور حج دونوں کا اکٹھا احرام باندھے اور حج کرنے والا یہ کہے

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِحَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ

یعنی اے خدا میں حج اور عمرہ دونوں کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

اس کے بعد مکہ میں آکر عمرہ کے ارکان ادا کرے اور اپنا احرام نہ کھولے یہاں تک کہ حج سے فارغ ہو۔ قران کرنے والے پر بھی قربانی فرض ہے اگرچہ یہ نہ کر سکے تو پھر دس روزے رکھنے ہوں گے تین روزے مکہ میں اور سات روزے گھر پر واپس آکر رکھے۔ حضرت عائشہؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ :۔

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کے سال نکلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا۔ آنحضرتؐ نے صرف حج کا احرام باندھا پھر وہ لوگ جنہوں نے حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا انہوں نے قربانی کے دن سے پہلے احرام نہیں کھولا۔ (بخاری)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

"اجتماع عظیم" (بقیہ صفحہ ۳)

اس سے قومی اور ملی مشکلات کا حل کیا جائے۔

:۔ (۵) :۔

حج کے اجتماع میں مرکزیت سے تعلق اور رابطہ وثیقہ رکھنے کا عظیم سبق دیا گیا ہے اب تو سفر کی سہولتیں بہت بڑھ گئی ہیں اور حجاج کے آرام و آسائش کے بڑے وسیع انتظامات ہیں اور اس سلسلہ میں مزید تجاویز زیر غور ہیں لیکن سفر سفر ہی ہوتا ہے اور کئی لاکھ کا یہ منفرد اجتماع اس امر کا اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ مرکز سے رابطہ رکھنا انتہائی مفید اور ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی قرآنی کے ذریعہ ارشاد فرمایا:۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ (الحج : ۲۸)

اور تمام لوگوں میں اعلان کر دے کہ وہ حج کی نیت سے تیرے پاس آیا کریں پیدل بھی اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی وجہ سے دبلی ہو گئی ہو ایسی سواریاں دُور دُور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی آئیں گی۔

چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس ارشاد خداوندی کی اتباع میں فریضہ حج کی اہمیت افادیت، احکام و نواہی اور آداب و شرائط بیان فرمائے ہیں۔ اکابرین امت اس ارشاد کی روشنی میں فریضہ حج کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ اور حکومتیں اس بارے میں ہی غیر معمولی انتظامات بڑے اہتمام سے کرتی ہیں اور یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے اور ہر سال یہ اجتماع دیکھنے میں آتا ہے اس کا ایک عظیم مقصد مرکز سے تعلق قائم رکھنا ہے اور شعائر اللہ کی زیارت سے ان عظیم روایات کو اپنانا ہے جو ان سے وابستہ ہیں۔

الغرض فریضہ حج ایک ایسا عظیم امتیازی رکن ہے جو بہت سے مفادات اور مقاصد کا حامل ہے اور ہماری قومی، ملی اور اجتماعی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے اگر آج فریضہ حج کی ان عظیم حکمتوں اور مصالح و مفادات کو عملی جامہ پہنایا جاتا تو آج مسئلہ فلسطین اور لبنان میں داخلی مشکلات پیش نہ آتیں۔ عراق ایران کی جنگ نہ ہوتی اور جو داخلی فتنے ا ہو رہے ہیں اور جن میں خطرات ہی خطرات نظر آتے ہیں وہ پیدا ہی نہ ہوتے کیونکہ فریضہ حج کا عظیم مقصد عالمی اخوت کا ہر سال احیاء ہے۔

جماعت کو نصائح!

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرلو۔ اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں۔ جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں مساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں۔ بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں۔ پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی بازپرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی وباء کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو۔ کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ لوگ تمہاری مخالفت کریں گے۔ اور انجمن کے ممبر تم پر ناراض ہوں گے۔ پر تم ان کو نرمی سے سمجھاؤ اور جوش کو ہرگز کام میں نہ لاؤ۔ یہ میری وصیت ہے۔ اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو۔ کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا۔ بلکہ نرمی اور آہستگی اور خلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۶ تا صفحہ ۲۶۸)

(نظارت اصلاح وارشاد)

درخواستہائے دعا

میرا بیٹا عمر وقاص بعمر ڈھائی سال دس پندرہ دن سے بخار آنے کی وجہ سے بیمار ہے۔ بیماری کی صحیح تشخیص نہیں ہو رہی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اشرف ۳۳/۲۵ دارالرحمت شرقی ربوہ)

● خاکسار کی والدہ صاحبہ کا ۶ ستمبر کو فیصل آباد میں آپریشن ہونے والا ہے بلڈ پریشر اور شوگر کی بھی تکلیف ہے۔

(طاہر عزیز۔ فوٹو گرافر۔ لاہور)

● خاکسار کی صحت کچھ عرصہ سے خراب رہتی ہے۔ آج کل آکوپنکچر کے ذریعہ علاج کروا رہا ہوں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

(مسعود احمد خورشید۔ کراچی)

● خاکسار چند روز سے بیمار ہے۔

(رفیق احمد خان فضل عمر ہسپتال)

● برادرم منیر احمد شدید بیمار ہیں۔

(طاہر احمد۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُضطر کی دُعا خُدا تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیتی ہے!

جب انسان مُضطر ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو خُدا اُس کی ہر تکلیف اور مصیبت دُور کر دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کی بیان فرمودہ پر معارف تفسیر:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ سورۃ نمل کی آیت ۶۳ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"ہر قسم کے مضطرین کی ضرورتیں پورا کرنے والی خدا کی ہی ذات ہوتی ہے اور انسان کے اضطرار کی ہزاروں حالتیں ہوتی ہیں بھلا ان حالتوں میں کوئی بندہ کسی کے کب کام آسکتا ہے۔ ان حالتوں میں تو کوئی بادشاہ بھی کسی کے کام نہیں آسکتا ..... جب تک انسان کے اندر یہ یقین پیدا نہ ہو کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے اسی وقت تک وہ مضطر نہیں کہلا سکتا۔ مگر بہرحال جب وہ مضطر ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو خدا اس کے پاس دوڑتے ہوئے آجاتا ہے اور اس کی ہر تکلیف اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے

دنیا میں تو یہ کیفیت ہوتی ہے کہ لوگ اگر دوسروں کے خلاف فریاد کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ افسران سے کہتے ہیں کہ اگر تم نے ہمارے خلاف شکایت کی تو ہم تمہاری زبان گدی سے کھینچ لیں گے۔ وہ ڈرتا ہے کہ اگر میں نے فریاد کی تو بعد میں وہی افسر مجھے اور رنگ میں مصیبتوں میں مبتلا کر دیں گے۔ مگر یہاں یہ حالت ہوتی ہے کہ رات کی تاریکی سایہ ڈالے ہوئے ہوتی ہے اور مصیبت زدہ بندہ اپنے لحاف میں پڑا آہیں بھر رہا ہوتا ہے اور دنیا کا کوئی فرد نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے یا کیا کہہ رہا ہے۔ کوئی افسر اسے دھمکا نہیں سکتا کوئی افسر اسے فریاد کرنے سے روک نہیں سکتا وہ لحاف میں لیٹے لیٹے خدا تعالیٰ کے دربار میں اپنی آواز بلند کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خدا! فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے تو میری

طرف سے آپ اس کا بدلہ لے۔ حاکم نہیں جانتا کہ اس کے خلاف بادشاہ تک شکایت پہنچ چکی ہے وہ نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ اس کے دل میں کوئی خیال گزرتا ہے مگر مظلوم کی فریاد خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیتی ہے۔ پس فرماتا ہے۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ جب انسان خدا تعالیٰ کے حضور مضطر ہو کر فریاد کرتا ہے جب کوئی اس کے پاس نہیں ہوتا تو اس وقت کون اس کی مدد کے لئے آتا ہے دنیا غافل ہوتی ہے مگر خدا اپنے بندے کی مدد سے غافل نہیں ہوتا وہ خود آتا ہے اور کہتا ہے اے میرے بندے میں تیری مدد کے لئے آگیا ہوں۔ اور پھر وہ اس سے ایسی محبت اور پیار کا سلوک کرتا ہے کہ اس کا ہر دکھ دور ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جز ۳ صفحہ ۱۰۹-۱۱۰)

قائدین و منتظمین اطفال متوجہ ہوں

۱۹، ۲۰، ۲۱ ستمبر ٹورنامنٹ منعقد کروایا جائے، نیز ۲۱ ستمبر کو مقابلہ سیر بھی کروایا جائے اور سیر کے مشاہدات بھی قلمبند کروائے جائیں ٭ گلو اجیٹی کا پروگرام بھی رکھا جائے ٭ اطفال کو سائیکل چلانے کی تربیت دی جائے۔ (سیکرٹری صحت جسمانی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

امراء کرام / صدر صاحبان

۲۸ ستمبر سے

"ہفتہ تحریک جدید" منائیں

(وکیل المال اوّل)

HEARTONE COURSE

مقوی دل کورس

مکمل 200/- آزمائشی 20/-

INTERNATIONAL NAME	اردو نام
Hypertension Course	ہائی بلڈ پریشر کورس 100/-
Obesity Course	موٹاپا کورس 60/-
Diabetes Course	ذیابیطس کورس 80/-
Kidney Stone Course	پتھری گردہ کورس 150/-
Kidney Pain Course	درد گردہ کورس 150/-
Bed Urine Course	بول بستری کورس 30/-
Baby Growth Course	بے بی گروتھ کورس 20/-
Polio Course	پولیو کورس 120/-
Dwarfishness Course	چھوٹا قد کورس 60/-
Body Building Course	باڈی بلڈنگ کورس 30/-
Eyesight Course	کمزوری نظر کورس 60/-
Myopia Course	خرابی نظر دور کورس 60/-
Deafness Course	بہرہ پن کورس 45/-
Asthma Course	دمہ کورس 60/-
T.B. Course	ٹی۔بی کورس 50/-
Leucoderma Course	پھلبہری کورس 60/-

ہر کورس کی تفصیلات مفت طلب کریں

کیور ٹیو سنٹرز

لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفاء نعمانیہ روڈ، نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ، کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قذافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور، ہسپتال روڈ۔
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اسلم کیمسٹ اندرون لکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز۔ مدنی مارکیٹ
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور۔ سورج گنج بازار

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 606-607

ضروری اطلاع

اقصیٰ بیوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمد احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

الکریم کلاتھ ہاؤس

سستے کپڑے کا واحد ڈپو

لاہور، کراچی فیصل آباد کی ملز کی تیار کردہ دیدہ زیب اور اعلیٰ ملبوسات کا مرکز ہر قسم کا کپڑا رعایتی سیل پر خریدیں

شکریہ

نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ ربوہ

وقفِ جدید کو معلمین کی ضرورت ہے

ایسے مخلص احمدی جو خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور وہ بطور معلم وقف جدید جماعتوں میں دینی تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے خواہشمند ہوں اور صحت اچھی اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہو۔

ایسے تمام احباب مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۱۵ ستمبر تک وقف جدید کو ارسال فرمائیں۔ درخواست آنے پر انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کیا جائیگا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

شالیمار کوچنگ سروس

ربوہ سے جھنگ سے کبیر والا
ربوہ سے ملتان

ہماری ایئر کنڈیشنڈ اور آرام دہ فلائنگ کوچز کی سروس شروع ہو چکی ہے۔ خواہشمند حضرات اس نادر موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

بکنگ کے لئے:

المحمود ٹریولز گورنمنٹ لائسنس 564
اقصیٰ روڈ ربوہ فون 493